بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا

عظمتِ نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام

مفتی آباد، شاہکوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد۔

مصنّف کی دیگر تصانیف

آبِ کوثر (اردو)	آبِ کوثر (انگلش)	البرہان (اردو)	البرہان (انگ...	
خلیفۃ اللہ	حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	مقالاتِ امینیہ (اول)	مقالاتِ امینیہ...	
	فضائلِ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا	سیدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ		
عقیدہ کی اہمیت	جنتی گروہ	نسبت	تعارف تقویۃ الایمان	حقوق الزو...
فضائلِ نکاح	دو گھر	دو خزانے	نماز کی اہمیت	داڑھی کی ا...
یزید کون تھا؟	توحید اور فرقہ بندی	ردِ شمس	فتوی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ما بعد المو...
الانتباہ	عظمتِ نامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	عظمتِ نامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (انگلش)	حمایتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	ٹی وی کے اثر...
خسارہ	نورِ کبیر	دعا بعد جنازہ	نظرِ بد	خاتم النبیی...
تاثراتِ البرہان	مبشرات و تاثرات و برکات	سود خور کا انجام	ادب کی اہمیت	الیواقیت والج...

ملنے کے پتے:

مکتبہ سلطانیہ، محمد پورہ، فیصل آباد۔ فون: 2866...

مکتبہ صبح نور، جامعہ ریاض العلوم جامع مسجد حمزہ، پیپلز کالونی فیصل... فون: 730833-34...

ادارہ تبلیغ الاسلام، مفتی آباد، شاہ کوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد فون: ...91 ...860

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا

عظمتِ نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

— از —

شیخ الاسلام الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام

مُفتی آباد، شاہکوٹ روڈ نزد کھڑیانوالہ فیصل آباد۔

Marfat.com

شانِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
صـ ۴۸ تا صـ ۵۲

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــــ عظمت نام مُصطفٰے

قیمت ـــــــــ دُعاخیر بحق مصنف و معاونین

ناشر:
تحریک تبلیغ الاسلام
مُفتی آباد، شاہکوٹ روڈ نزد کھڑیانوالہ فیصل آباد۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم سید الاولین والآخرین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ اما بعد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے کتاب "البرھان" لکھی گئی اور چھپ کر منظرِ عام پر آئی احباب نے پڑھی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس کتاب میں چند مسائل ایسے بھی ہیں جن کے متعلق بعض احباب کا خیال ہے کہ یہ مسائل اردو کی کسی دُوسری کتاب میں ایسی تفصیل اور بسط کے ساتھ ملنا مشکل ہیں ان مسائل میں سے سیّدِ دوعالم رحمتِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین کا جنتی ہونا اور رحمتِ دوعالم نورِ مجسم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نامِ پاک کی عظمت اور برکتوں کا بیان ہے۔ پھر بعض احباب نے مشورہ دیا کہ نامِ مصطفٰے کی برکتوں اور کمالات کا باب جو کہ کتاب "البرھان" کا آٹھواں باب ہے اسے علیحدہ شائع کر دیا جائے تاکہ سارے احباب پڑھ کر استفادہ کر سکیں۔ ضخیم کتاب کا پڑھنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا لہٰذا اس مشورہ کے پیشِ نظر یہ آٹھواں باب علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب پڑھیں اور اپنے ایمان مضبوط کریں۔

◎

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ۔

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

Marfat.com

باب ۸ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی برکتیں اور کمالات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِی ارسل رسوله بالھدٰی و دین الحق وجعله رحمۃ للعلمین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد!

سیدالعلمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسمِ گرامی کے بیشمار اور ان گنت کمالات اور رحمتیں ہیں صرف برکت حاصل کرنے کے لیے چند سطریں سپردِ قلم کی جارہی ہیں ورنہ کون ہے جو کہ شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی برکتوں اور عظمتوں کو گن سکے۔

اقول وباللہ التوفیق۔

(۱)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے ــــ چنانچہ

Marfat.com

جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب چھ ماہ گزر گئے تو خواب میں کوئی آنے والا آیا، اور اس نے کہا :

اِنَّكِ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعٰلَمِيْنَ فَاِذَا وَلَدْتِهٖ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا ؀

(مواہب لدنیہ ص ۱ ۱۲۴)

یعنی اے آمنہ تیرے شکمِ پاک میں وُہ ہے کہ سارے جہانوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور جب اس کی ولادت ہو تو اس کا نام **مُحمّد** رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ نام پاک اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آسمانوں سے نازل کیا ہے تو معلوم ہُوا کہ یہ نام پاک بڑی ہی عظمت والا اور برکت والا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَطْيَبِ الطَّيِّبِيْنَ اَطْهَرِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

Marfat.com

نامِ نامی اسمِ گرامی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ

لفظ محمدؐ حمد سے مشتق ہے اور حمد کا معنیٰ ہے مدح تعریف، سراہنا لہٰذا محمدؐ کا معنیٰ ہُوا وُہ ذات جس کی مدح و تعریف کی جائے۔

نیز ملاّ علی قاری نے فرمایا محمدؐ مبالغہ کا صیغہ ہے اور مبالغہ مطلق اس کا مقتضی ہے کہ اس کی بار بار اور بہت زیادہ تعریف کی جائے اور تعریف کے لائق وُہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب کوئی نقص نہ ہو۔ مثال کے طور پر ایک مائیکروفون ہے کوئی شخص کہے کہ یہ نہایت خوبصُورت ہے پائیدار اور مضبُوط ہے بنانے والی کمپنی بھی بڑی مشہور و معرُوف اور ذمّہ دار ہے اور یہ مائیکرفون ہر حیثیّت سے بے مثال ہے تو سُننے والے کو اعتبار آگیا کہ واقعی یہ مائیکروفون تعریف کے لائق ہے۔ لیکن اگر کہنے والا اس مائیکروفون کی تعریف کرتا کرتا یوں کہہ دے یہ ہے تو ہر حیثیّت سے بے مثال مگر اس کی آواز صاف نہیں آواز میں کھٹ پٹ ہے تو صرف ایک عیب کی وجہ سے وُہ مائیکروفون تعریف کے لائق نہ رہا۔ علیٰ ہذا القیاس جس ذاتِ والا صفات کا نام مُبارک اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

نازل کرے وُہ ذات یقیناً ایسی ہوگی جس میں کوئی نقص، کوئی عیب نہ ہو کیونکہ وُہ محمدؐ ہیں، (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جس چیز میں معمولی سا بھی عیب ہو وُہ محمدؐ نہیں ہوسکتا۔ اب آگے چلیے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا جہالت ہے اور جہالت عیب ہے اور جس کو کسی چیز کا اختیار نہ ہو یہ مجبُوری ہے اور مجبُوری عیب ہے اور جس میں عیب ہو وُہ محمدؐ نہیں ہوسکتا۔ اب ذرا غور کیجیے کہ اللہ تعالےٰ جو بالذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے اس نے اپنے حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محمدؐ بنا کر بھیجا ہے اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں عیب ہو نہیں سکتا، اور ان کا کلمہ پڑھنے والے کہیں کہ رسُول کو غیب کی کیا خبر اور یہ کہ جس کا نام محمدؐ یا علی ہے وُہ کسی چیز کا مختار نہیں، اور رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو گویا ایسا کہنے والے شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو محمدؐ نہیں مان رہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ہاں ہاں بشر میں عیب ہوسکتے ہیں محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں ہوسکتے لیکن رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بشر بعد میں بنے محمدؐ پہلے تھے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بشریت کا سلسلہ تو اس وقت سے چلا جب اس دُنیا آب و گل میں ظہور فرمایا اور اللہ تعالےٰ

نے تو نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام محمدؐ پہلے ہی عطا فرما دیا تھا اسی وجہ سے سیّدی و سندی محدّثِ اعظم پاکستان مولانا ابُوالفضل محمدؐ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو لوگ حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات کے متعلّق کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کو غیب کی کیا خبر نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا، فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا وُہ کلمہ یوں نہ پڑھا کریں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بلکہ وہ یوں پڑھا کریں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بشر رسول اللہ یا پھر عیب جوئی چھوڑ دیں۔

دُعا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ جل جلالہ بے عیب ذات میں عیب تلاش کرنے والوں کو نظرِ بصیرت عطا کرے کہ وُہ بھی اس ذاتِ والا صفات کی شانِ محبُوبی کو دیکھ لیں جس ذات کو اللّٰہ تعالےٰ جل جلالہ محمدؐ بنا کر بھیجا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبیِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلّم کو بے عیب مانتے تھے چنانچہ سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں : ؎

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

یعنی یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا جیسے کہ آپ چاہتے تھے خالقِ کائنات نے آپ کو ویسا ہی پیدا کیا ہے۔

Marfat.com

تمثیل یہاں مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے
شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات

ایک ماہر کاریگر نے اچھی اچھی چیزیں بنائیں بعد میں اس نے اپنے فن کے اظہار کے لیے ایک نمونہ ایک کاریگری کا شاہکار بنا کر چوراہے پر رکھ دیا تاکہ لوگ آئیں اور اس شاہکارِ کاریگری کو دیکھیں چنانچہ اس کاریگر سے محبّت رکھنے والے اس کی اپنی پارٹی کے لوگ آتے گئے اور دیکھ دیکھ کر حیران و قربان ہوتے گئے، واہ واہ کیا عجب چیز بنائی ہے اس میں یہ بھی خوبی ہے اس میں یہ بھی کمال ہے بس کمال ہی کمال ہے حُسن ہی حُسن ہے کسی طرف سے کوئی نقص نہیں زاں بعد وُہ کاریگر کو جا جا کر مُبارکبادیاں دیتے رہے زاں بعد وہاں کچھ وُہ لوگ بھی آئے جو اس کاریگر کے مخالف پارٹی کے تھے اُنھوں نے دیکھا تو بولے بھئی چیز تو اچھی بنائی ہے مگر یہاں سے ٹھیک نہیں بنی، دیکھو یہاں یوں نہیں یہاں یوں نہیں وغیرہ وغیرہ ۔حقیقت میں وُہ اس چیز میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ کاریگر کی کاریگری میں عیب لگا رہے ہیں اور جو کاریگر کی پارٹی والے ہیں وُہ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں اس چیز کی تعریفیں کر رہے ہیں وُہ حقیقت میں اس چیز کی تعریفیں نہیں کر رہے بلکہ وُہ کاریگر کی

تعریفیں کر رہے ہیں کیونکہ اس چیز میں اپنا تو کمال نہیں بلکہ اس میں کمال آیا تو کاریگر کی کاریگری کی وجہ سے آیا بلکہ وُہ کمال سارے کا سارا ہے ہی اس کاریگر کا - یوں ہی اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے رنگا رنگ کی مخلوق بنائی ۔ ولی بنائے ، ابدال بنائے ، اوتاد بنائے ، قطب بنائے ، امام بنائے ، غوث بنائے ، صحابی بنائے ، نبی بنائے ، رسُول بنائے اولوالعزم بنائے اور بعد میں ایک شاہکارِ قدرت بناکر بھیجا جس میں ہر حیثیّت سے خوبیاں ہی خوبیاں ہیں اس میں کوئی کسی قسم کا سقم یا عیب نہیں رہنے دیا ، کیونکہ یہ شاہکارِ قدرت ہے قدرت کا نمونہ ہے اب اس بنانے والے کی پارٹی کے لوگ (اولٰئک حزب اللہ) آئے صدّیق اکبر آئے ، فاروقِ اعظم آئے ذوالنورّین آئے ، حیدرِ کرّار آئے[1] اُنہوں نے دیکھا تو سُبحان اللہ سُبحان اللہ ان کی زبانوں پُر جاری ہوگیا واہ واہ اس شاہکارِ قدرت میں کیسے کیسے کمالات اور کیسی کیسی خوبیاں ہیں یوں ہی آتے گئے ، غوثِ اعظم آئے ، امام اعظم آئے ، سرکار داتا گنج بخش آئے ، خواجہ غریب نواز آئے (رحمھم اللہ) اور اس شاہکارِ قدرت کو دیکھ دیکھ کر قرُبان ہی ہوتے چلے گئے پھر ان لوگوں نے بھی دیکھا جو کسی دُوسرے کی پارٹی کے تھے دیکھ کر بولے ہیں تو اللہ کے نبی مگر ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم

[1] رضی اللہ عنہم

Marfat.com

نہیں، ہیں تو اللہ کے رسُول مگر کسی چیز کے مختار نہیں ان کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا یہ تو آخر ہم جیسے بشر ہی ہیں دیکھو یہ کھاتے پیتے بھی ہیں بلکہ ان میں تو سارے عوارضاتِ بشریہ بھی ہیں وغیرہ وغیرہ تو دراصل یہ لوگ اس شاہکارِ قدرت میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ یہ بنانے والے کی قدرت کے ہی منکر ہیں فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ (قرآن مجید) محبُوب یہ تجھے نہیں جھٹلا رہے بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قدرتوں کے ہی منکر ہیں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

میرے مُسلمان بھائیو ذرا سوچو تو سہی جس کو اللہ ربّ العٰلمین ہر نقص اور ہر عیب سے ہر خامی سے پاک بنائے جس کے سر پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ شفاعت کا تاج سجائے جس کو رحمۃ للعالمین کے خلعت سے نوازے جس کو مقامِ محمود کی نوید سُنائے جسکو حوضِ کوثر کا مالک بنا کر شادیانے سُنائے جس کو نبیوں رسُولوں سے اور ملائکہ کرام سے اُونچا کرکے سب کا سردار بنائے جن کی شفاعت سے روزِ قیامت ہزاروں نہیں لاکھوں، لاکھوں نہیں کروڑوں، اربوں

Marfat.com

گھروں کا مصیبتوں سے چھٹکارا ملے ایسے شاہکارِ قدرت میں عیب جوئی کرنا کہاں کی عقلمندی ہے یہ تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

الحاصل جو لوگ اس شاہکارِ قدرت کو اور ان کے کمالات کو دیکھ دیکھ خوشیاں مناتے ہیں ان کو قیامت کے دن جنّت الفردوس میں وُہ انعامات ملیں گے کہ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ۔ اور جن لوگوں نے اس شاہکارِ قدرت اس بے عیب ذات میں جس کو خالقِ کائنات نے بنایا ہی **محمّد** ہے (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اس میں عیب جوئی کریں انٹ شنٹ باتیں بنائیں ان کو پکڑ کر ایسی جگہ پھینکا جائے گا۔ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

دُعاء

یا اللہ (جلّ جلالہٗ) تُو نے جس حبیبِ مکرّم کو محمّدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم بنا کر بھیجا ہے ہم سب کو ان کی بارگاہ میں باادب اور نیازمند رہنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں شیطان کی پارٹی (اولٰئک حزب الشیطان) سے محفوظ و مامون رکھ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۔

ے بعض اہل علم نے فرمایا جو نبی کا گستاخ ہے وہ کافر ہے اور جو شخص نبی کی شان گھٹاتا ہے وہ منافق ہے

Marfat.com

سوال : اگر نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بے عیب ہیں تو آپ نے کھایا پیا کیوں کیونکہ کھانا پینا محتاجی ہے اور محتاجی عیب ہے لہٰذا اگر اللہ کے نبی بے عیب ہیں تو کیوں کھاتے پیتے تھے۔

جواب : ہم عام انسان کھانے پینے کے محتاج ہیں اور یہ واقعی عیب ہے، مگر حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے۔ احادیثِ مُبارکہ میں آتا ہے کہ سیّدِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کئی دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا بلکہ وصال[1] کے روزے رکھتے رہے اور اس رحمت والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو کچھ بھی نہ ہُوا، نہ کمزوری نہ نقاہت وغیرہ کیونکہ وُہ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے، اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو انہوں نے بھی وصال کے روزے رکھنا شروع کر دیے چند دنوں کے بعد صحابہ کرام کمزور ہو گئے سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پُوچھا اے میرے صحابہ تم کیوں کمزور ہو گئے ہو یہ سُن کر عرض کیا حضور چونکہ آپ نے وصال کے روزے رکھے ہیں ہم نے بھی وصال کے روزے رکھنے شروع کر دیے ہیں یہ سُن کر جانِ جہاں رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اَیُّکُمْ مِثْلِیْ یعنی تم میں سے میری مثل کون ہو سکتا ہے؟ کسی روایت میں

[1] وصال کے روزے وُہ ہوتے ہیں کہ روزہ رکھا مگر افطاری کے وقت روزہ افطار نہ کیا رات بھر نہ (بقیہ آگے)

فرمایا لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ میں تم میں سے کسی جیسا نہیں ہوں، اسی قسم کے ملتے جلتے پانچ الفاظ مبارکہ ہیں۔ الحاصل اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ سیدالعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ کھانا پینا ان کا محتاج ہے ہاں دوسرے لوگ محتاج ہیں۔

(روح البیان صـ ۱۵۴ جلد ۲ ۔ روح صـ ۸۳/۲)

سوال: اگر اللہ جل جلالہ کے نبی علیہ السلام کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے تو کھایا پیا کیوں تھا؟

جواب: بیشک ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے کیونکہ محتاجی عیب ہے اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے **محمدؐ** (صلی اللہ علیہ وسلم) بنا کر بھیجا ہے اور محمدؐ وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہاں اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا پیا مگر محتاجی کی وجہ سے نہیں بلکہ اُمت کو کھانے پینے کا طریقہ بتانے کے لیے اگر نہ کھاتے پیتے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ کھانے پینے میں یہ یہ باتیں سُنت ہیں، یہ واجب ہیں، یہ مکروہ ہیں، یہ حرام ہیں۔ میرے عزیز غور کر بس پر یا ریل گاڑی پر یا جہاز پر سواریاں سوار ہوتی ہیں،

کچھ کھایا جائے نہ پیا جائے دوسرے دن پھر روزہ یوں ہی کئی دن تک روزہ رہے۔

Marfat.com

اور ڈرائیور، پائلٹ وغیرہ بھی سوار ہوتے ہیں لیکن فرق ہے سواریاں مقامِ مقصود پر پہنچنے کے لیے سوار ہیں لیکن ڈرائیور یا پائلٹ مقامِ مقصود پر پہنچانے کے لیے سوار ہیں دونوں میں فرق ہے اور اگر تُو فرق نہ جانے تو تُو احمق ہے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ مقامِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے عزیز تُو نے سُنا ہُوا ہے کہ جب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے اور جب ولادت کے بعد عورتوں نے سرکار علیہ السلام کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو آواز آئی غسل دینے کی ضرورت نہیں، اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ بچّہ جب ماں کے پیٹ میں چند ماہ کا ہوتا ہے اور اس میں قدرت کی طرف سے جان ڈالی جاتی ہے اس کے بعد بچّہ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے اور ناف کے ذریعے بچّے کو ماں کا خُون پلایا جاتا ہے کہ بچّہ زندہ رہ سکے لہٰذا وُہ بچّہ خُون کا محتاج ہُوا اور محتاجی عیب ہے اسی لیے اُمّت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ پیدا

Marfat.com

ہوتے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ماں کا خون پیتے رہے، لہٰذا اللہ رب العالمین جل جلالہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ناف بریدہ پیدا فرما کر ثابت کر دیا کہ واقعی یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، اور غسل دینے سے اس لیے منع کیا گیا کہ غسل اُس بچے کو دیا جاتا ہے جس کے جسم پر غلاظت ہو اور غلاظت عیب ہے اور یوں ہی آپ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کے اعجاز و کمالات کے باب میں پڑھ چکے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا خُون مُبارک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلاتِ مُبارکہ پاک ہیں اور ہمہ وقت جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر سے خوشبُو مہکتی رہتی تھی، اس کی وجہ بھی یہی کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد بنا کر بھیجا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) نیز یہ بھی اکابر نے فرمایا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جسمِ انور پر نجس مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور جوئیں نہیں پڑتی تھیں، یہ بھی اس لیے کہ حضور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وُہ ہو سکتا ہے جس میں عیب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہمیں اس مُبارک نام اور اس نام والے نبیوں کے نبی، رسُولوں کے امام صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور تعظیم کرنے کی

Marfat.com

توفیق عطا کرے، اور اگر مگر کے چکّر سے بچائے۔

وَاللہ تعالیٰ الہادی و نعم الوکیل۔

زاں بعد چند احادیث مبارک تحریر کی جاتی ہیں پڑھیں اور اس نام نامی اسم گرامی **مُحَمَّد** صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور برکتوں کا اندازہ کریں کہ یہ نام مبارک **اللہ** تعالیٰ جل جلالہ کے دربار کتنا معزّز کتنا محترم، کتنا معظّم اور کتنا مکرّم ہے۔

صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِین۔

(۳)

جو شخص اپنے بیٹے کا نام مُحَمَّد رکھے

وہ باپ بیٹا دونوں جنّتی

سیّدنا ابُو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

مَنْ وُلِدَ لَہٗ مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاہُ مُحَمَّدًا حُبًّا لِیْ وَتَبَرُّکًا بِاِسْمِیْ کَانَ ھُوَ وَمَوْلُوْدُہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ (زرقانی علی المواہب صفحہ ۳۱/۵)

(سیرتِ حلبیہ صفحہ ۷۹ جلد ۱ - احکام شریعت صفحہ ۳۸)

Marfat.com

یعنی جس کے ہاں بچّہ پیدا ہُوا اور اس نے میری محبّت کی وجہ سے اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے بچّے کا نام مُحمّد رکھا تو وُہ دونوں باپ بیٹا جنّت جائیں گے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن۔

اس مذکورہ بالا حدیث پاک کے متعلّق امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔ (اللآلی المصنوعہ ص۱۰۶ جلد ۱)

اور اس کی سند بھی حسن ہے

(بہت اچّھی ہے)۔

اور علّامہ حلبی نے فرمایا:

اَصَحُّهَا وَاَقْرَبُهَا لِلصِّحَّةِ

(سیرتِ حلبیہ ص ۷۹/۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ

الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

Marfat.com

(۴)

جس کا نام محمدؐ یا احمد ہو وُہ جنّت داخل کردیا جائیگا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دو بندے دربارِ الٰہی میں کھڑے کیے جائیں گے ان میں سے ایک کا نام محمدؐ اور دُوسرے کا نام احمد ہوگا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنّت لے جاؤ وُہ دونوں عرض کریں گے یا اللہ (جل جلالہ) ہم کس عمل کی وجہ سے جنّت کے حقدار ہوتے ہیں حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنّتیوں والا نہیں کیا اس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا اُدْخُلَا الْجَنَّةَ فَاِنِّیْ آلَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَلَّا یَدْخُلَ النَّارَ مَنْ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ (احکام شریعت ص۲۸) (زرقانی علی المواہب ص۳۰۱)

یعنی تم دونوں جنّت جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ جس کا نام محمدؐ یا احمد ہوگا وُہ دوزخ نہیں جائے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْن
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

Marfat.com

۵

جس مومن کا نام محمدؐ ہو اس پر دوزخ حرام ہے

سیّدنا نبیط صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان ہے:

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاعَذَّبْتُ اَحَدًا تُسَمّٰی بِاِسْمِكَ فِی النَّارِ۔ (زرقانی علی المواہب ص۲۰۲/۵)

(سیرت حلبیہ ص۷۹/۱، احکام شریعت ص۳۹)

یعنی اے محبوب مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم میں کسی ایسے بندے کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر رکھا ہوگا۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۶

جو اپنے بیٹے کا نام محمدؐ نہ رکھے وہ جاہل ہے

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وُلِدَ لَہٗ ثَلَاثَۃُ اَوْلَادٍ فَلَمْ یُسَمِّ اَحَدًا

مِنْہُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَہِلَ۔

(سیرتِ حلبیہ ص۷۹ ۔ احکامِ شریعت ص۳۹)

یعنی جس کے تین لڑکے پیدا ہوتے اور اس نے کسی کا نام محمّد نہ رکھا وُہ جاہل ہے۔

امام جلال الدّین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی مضمون کی ایک مرسل حدیث نضر بن شفقی سے نقل کر کے اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مقبول قرار دیا ہے[1]۔

(۷)

اگر بچّے کا نام محمّد رکھو تو پھر اس کی تعظیم کرو

اور اسکی قباحت و بُرائی نہ کرو

مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَکْرِمُوْہُ وَ اَوْسِعُوْا لَہٗ فِی الْمَجْلِسِ وَلَا تُقَبِّحُوْا لَہٗ۔

(زرقانی علی المواہب ص۳۰۲/۵)(احکامِ شریعت ص۴۰)

یعنی جب تم بچّے کا نام محمّد رکھو تو پھر اس کی عزّت کرو، اور اس کے لیے جگہ فراخ کرو اور اس کی قباحت و بُرائی مت کرو۔

[1] اللآلی المصنوعہ ص۱۰۳/۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ علی النَّبی المختار سَیِّد الابرار وَعَلٰی آلِہٖ واَصْحَابِہٖ اولی الایدی وَالابصار۔

(۸)

جو یہ چاہے کہ لڑکا پیدا ہو وہ بچے کا نام محمّد رکھے اِنشاء اللّٰہ لڑکا پیدا ہوگا

مَنْ اَرَادَاَنْ یَکُوْنَ حَمْلُ زَوْجَتِہٖ ذَکَرًا فَلْیَضَعْ یَدَہٗ عَلٰی بَطْنِھَا وَلْیَقُلْ اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا۔

(سیرت حلبیہ ص۴۹ ۔ احکام شریعت ص۴۰)

یعنی جو کوئی چاہے کہ اس کی بیوی کا حمل لڑکا ہو تو وہ بیوی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہے (اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا) بفضلہٖ تعالیٰ لڑکا ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہ عَلٰی النَّبی الکریم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

Marfat.com

(۹)

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو

اس گھر کا پہرہ فرشتے دیتے ہیں

علامہ حلبی سیرتِ حلبیہ میں فرماتے ہیں :

وَفِي الشِّفَاءِ إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ عِبَادَتُهُمْ كُلُّ دَارٍ فِيْهَا اِسْمُ مُحَمَّدٍ حِرَاسَتَهُ -

(سیرتِ حلبیہ ص۷۹)

یعنی کچھ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس کا پہرہ دینا -

(۱۰)

جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو

اس گھر میں برکت ہوتی ہے

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مَا كَانَ فِيْ

Marfat.com

اَهْلبیتٍ اِسمُ مُحَمَّدٍ اِلّاَ کَثُرَتْ بَرَکَتُہٗ۔

(زرقانی علی المواہب ص۲۷۷ ج۵)(احکام شریعت ص۴۰)

یعنی جس گھر میں کوئی مُحمَّد نام والا ہو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الَّذِیْ بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تنبیہ : اس مقام پر علماء کرام اور محدّثینِ عظّام نے فرمایا یہ ساری بہاریں اس شخص کے لیے ہیں جو کہ سُنّی صحیح العقیدہ ہو ورنہ بے ادب گستاخ کے لیے کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی۔

(احکام شریعت ص۳۸)

کیونکہ جو شخص اس مقدّس و مطہر نام کی عظمت کا قائل ہی نہیں، اور کہے کہ عمل کے بغیر کوئی جنّت جا ہی نہیں سکتا اس کے لیے رعایت کا سوال ہی نہیں وُہ اپنے عملوں کے بل بوتے پر جنّت حاصل کرے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھے من نوقش له فی الحساب یهلك۔ جس کو حساب میں پُوچھ گچھ ہُوئی وُہ بچ نہیں سکتا۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْم

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۱۱)

نامِ مُصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تعظیم کرنے سے جنّت عطا ہو گئی اور سو سالہ گناہ معاف ہو گئے

سیّدنا موسٰی کلیم اللّٰہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا زمانہ تھا ان کی قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت ہی گنہگار اور کردار کا گندا تھا، اس نے سو سال اور ایک قول کے مطابق دو سو سال نافرمانیوں میں گزار دیے جب وُہ مرگیا تو بنی اسرائیل نے اس کا غسل وکفن گوارا نہ کیا بلکہ اسے ٹانگ سے پکڑ کر گندگی کے ڈھیر (اروڑی) پر پھینک آئے ادھر اللّٰہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے پیارے کلیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارا ایک دوست فوت ہو گیا ہے اور اسے لوگوں نے گندگی پر پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس کو اُٹھائیں اور عزّت واحترام کے ساتھ اس کی تجہیز وتکفین کریں پھر آپ اس کا جنازہ پڑھائیں، یہ حکم سُن کر کلیم اللّٰہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام قوم کو لیکر وہاں پہنچے اسے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو وہی پاپی ہے لیکن مامور تھے اسے اعزاز کے ساتھ اُٹھا کر تجہیز وتکفین کر کے جنازہ پڑھایا اور دفن

Marfat.com

کر دیا بعد میں موسٰی علیہ السلام نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ جل جلالہ یہ شخص اتنا بڑا مجرم و گنہگار ایسے اعزاز کا حقدار کیسے ہو گیا تو ربِّ کریم جل جلالہ نے فرمایا اے میرے پیارے کلیم تھا تو یہ بڑا گنہگار اور سخت سزا کا حقدار مگر ہُوا یوں کہ ایک دن اس نے توراۃ کھولی اور اس میں میرے حبیب کے نام مُبارک **محمّد**ؐ[1] پر اس کی نظر پڑی اور اس کے دل میں میرے حبیب کی محبّت نے جوش مارا اس نے اس نام مُبارک کو بوسہ دیا اور آنکھوں پر رکھ کر دُرود پاک پڑھا لہٰذا اس تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور اس کو اپنے مقبُول بندوں میں داخل کر دیا ہے۔

(مقاصد السالکین ص۵۰ ۔ القول البدیع ص۱۱۸ ۔ حلیۃ الاولیاء ج۴ ص۴۲ ۔ سیرتِ حلبیہ ج۱ ص۸۳)

اُوپر جو مذکور ہُوا کہ صد سالہ مجرم تعظیمِ نام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بخشا گیا، اس واقعہ کو ایک واقعہ کہہ کر خارجی نظریات والے رد کر دیتے ہیں لیکن مندرجہ ذیل حدیث پاک کو کیسے رد کریں گے جو کہ صحیح بُخاری، صحیح مُسلم وغیرہ میں محفوظ ہے پڑھیے اور ایمان تازہ کیجیے۔

حدیث ۱: سیدنا ابُوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اُمتوں میں ایک شخص ایسا مجرم و گنہگار تھا کہ اس نے

[1] صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۹۹ ناحق قتل کیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھے کسی ایسے عالم کا پتہ بتاؤ جو کہ رُوئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو لوگوں نے ایک ایسے عالم کا پتہ بتا دیا وُہ مجرم اس عالم (راہب) کے پاس آیا اور مسئلہ پُوچھا کہ میں نے ناحق ننانوے ۹۹ قتل کیے ہیں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے (وُہ عالم بھی اس نظریہ کا تھا کہ بس عمل ہی عمل) اس عالم نے سُن کر کہا ہرگز نہیں تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی یہ سُن کر اس مجرم نے اس کو بھی قتل کر دیا پورا ۱۰۰ سَو کر دیا کچھ عرصہ کے بعد پھر اس نے لوگوں سے پُوچھا مجھے ایسا عالمِ دین بتاؤ جو کہ رُوئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو، لوگوں نے ایک عالمِ دین کا پتہ بتا دیا وُہ مجرم پاپی اس عالمِ دین کے ہاں حاضر ہُوا اور مسئلہ پُوچھا کہ جناب میں نے اپنے ہاتھ سے ۱۰۰ سَو ناحق قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے اس عالمِ دین نے فرمایا ہاں توبہ قبول ہو سکتی ہے کون ہے جو کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی رحمت کے سامنے آڑے آسکے تُو توبہ کر اور فلاں بستی میں کچھ اللہ والے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں تُو بھی وہاں ان کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جا اور اپنی اس بستی کی طرف واپس مت آ وُہ اس اللہ والوں کی بستی کی طرف چل پڑا اور جب وُہ دونوں

Marfat.com

بستیوں کے درمیان پہنچا تو اس کو موت آگئی، اب اس کے بارے میں رحمت والے اور عذاب والے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہوگیا، رحمت والے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ توبہ کرکے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف جا رہا تھا اس لیے ہم اس کو جنّت لے جائینگے عذاب والے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ اتنا بڑا مجرم جس نے ایک بھی نیکی نہیں کی یہ کیسے جنّت جاسکتا ہے لہٰذا ہم اس کو دوزخ لے جائیں گے۔ اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک فرشتہ انسانی صُورت میں آیا تو ان دونوں ٹیموں نے اس کو اپنا فیصل تسلیم کر لیا (کہ جو تو فیصلہ کرے گا ہم دونوں جماعتوں کو منظور ہوگا) تو اس نے فیصلہ یہ سُنایا کہ دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کی پیمائش کرلو جدھر قریب نکلے وُہ لے جائیں لہٰذا جب پیمائش کرنے لگے تو (اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آگئی) اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس ٹکڑے کو جس طرف سے چل کر آ رہا تھا اس کو حکم دیا تُو ذرا بڑا ہوجا اور جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس ٹکڑے کو حکم دیا کہ تُو ذرا چھوٹا ہوجا اور جب پیمائش کی گئی تو وُہ ٹکڑا جس طرف جا رہا تھا وُہ ایک بالشت چھوٹا نکلا، اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے (صرف اس نسبت کی وجہ سے) کہ وُہ اللہ والوں کی بستی کے قریب

Marfat.com

نکلا اس کو بخش دیا اور اس کو رحمت والے فرشتے لے گئے۔
(صحیح بخاری ۔صحیح مسلم ۔ مشکوٰۃ شریف ص۲۰۳ - ریاض الصالحین ص۱۴)۔[1]

سوال یہ ہے کہ کیا خارجی نظریات والے اس حدیث پاک کا بھی انکار کر دینگے، اور کیا ایک اتنا بڑا مجرم جس نے پورا سو ناحق قتل کیا وُہ صرف اللہ والوں کی طرف جانے کی وجہ سے جنت کا حقدار ہوگیا حالانکہ اس نے ابھی ان اللہ والوں کو دیکھا نہیں ان کے پاس پہنچا نہیں صرف نسبت کی وجہ سے بخشا جا سکتا ہے تو کیا ایک مُجرم حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے نہیں بخشا جا سکتا؟ ہاں ہاں ان لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالےٰ کے جبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا بغض نکلے تو ان کو سمجھ آئے ورنہ کیسے مان سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہمیں اس پیارے اور مقدس نام کی عظمتوں کو مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِیِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

سیرتِ حلبیہ اور حلیۃ الاولیاء میں اتنا زیادہ ہے کہ "اے موسٰی میں نے اس کی اس تعظیم کی وجہ سے اس کے سو سالہ گناہ بخش دیے

[2] ابن ماجہ ص۱۹۲ - مسند امام احمد ص۲/۲۰

Marfat.com

اور ستّر حوریں عطا کر دیں۔

تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ[1] کے نام کی

خُدا نے اُس پہ نارِ جہنّم حرام کی

تنبیہ: فقیر ابُوسعید غفرلہ نے جب یہ واقعہ پہلی بار پڑھا تو دل میں وسوسہ آیا کہ یہ واقعہ تو صرف عقیدت کی بنا پر کسی نے لکھ دیا ہوگا لیکن بعد میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس واقعہ مبارکہ کو بڑے بڑے جلیل القدر محدّثین اور اولیاء کاملین نے ثابت کیا ہے جنکے قول مُبارک کو جُھٹلایا نہیں جاسکتا مثلاً عارف باللہ خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مقاصد السالکین میں اور حافظ الحدیث علاّمہ شمس الدّین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں اور محبِّ رسول علاّمہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اور علاّمہ ابُونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں، حافظ الحدیث علاّمہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائصِ کبرٰی میں۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ یہ واقعہ برحق ہے، ایماندار اور محبّت والے کے لیے شک کی گنجائش نہیں ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ نے جو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرمائی ہیں، ان عظمتوں کے مقابلہ میں ایک گناہگار کیا ہزاروں کی بخشش ہو سکتی ہے لہٰذا نہ عقلاً شک و شبہ کی

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

گنجائش ہے نہ نقلاً اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ مان لینے کی توفیق عطا کرے، آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الَّذِی بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

خارجی نظریات والے جو کہ عمل کو ہی اہمیّت دیتے ہیں اور کہتے ہیں عمل ہی عمل سب کچھ ہے جس کے عمل خراب ہوئے وُہ دوزخ دھکیل دیا جائے گا، (اس بات کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "نسبت" کا مطالعہ کریں) وُہ لوگ ایسے واقعات کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں لو دیکھو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سو سال گناہ کرتا رہے اور ایک چھوٹی سی بات پر وُہ جنّت پہنچ جائے یہ نہیں مانا جا سکتا۔ ایسے لوگوں کی نظر صرف اللہ تعالےٰ کے عدل پر ہے فضل پر نہیں ہے اس نظریہ کی وجہ سے یہ لوگ احادیثِ مُبارکہ کے بھی منکر ہو رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل حدیث پاک پڑھیں جو کہ صحیح بُخاری اور دیگر حدیث پاک کی معتبر کتابوں میں درج ہے۔

حدیث ۲: سیّدنا ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ——

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت (طائفہ) کہیں جا رہی تھی راستہ میں ایک کنُواں دیکھا اور دیکھا کہ کنُویں

Marfat.com

کے کنارے ایک کُتا جان بلب ہو رہا ہے (اس نے اندازہ کیا یہ کُتّا پیاسا تھا یہ کنویں پر آیا ہے کہ پانی پیئے مگر نکال نہیں سکتا اور یہ یہاں گر گیا ہے) اس نے اپنا موزہ کنوئیں میں لٹکایا اور پانی نکال کر اس کُتّے کے مُنہ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس بدکار عورت کو صرف اتنی بات پر بخش دیا، (وُہ جنّتی ہو گئی) - (مسند امام احمد صہ ۵۱/۲)

(صحیح بُخاری صہ ۴۶۷/۱) - (مشکوٰۃ شریف صہ ۱۶۸)

یہ ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فضل اور خارجی لوگ کہتے ہیں ہاں اس عورت نے اللہ کی مخلوق پر رحم کیا تو اس وجہ سے بخشی گئی میں پُوچھتا ہوں کیا تمہارے نزدیک کُتّے کی ایک خسیس جانور کی اتنی اہمیّت ہے کہ اس پر رحم کھانے سے ایک بدکار عورت کے زندگی بھر کے گناہ بدکاریاں ساری معاف ہو جائیں تو کیا نبیوں کے نبی رسُولوں کے امام صلی اللہ علیہ وسلم کی دربارِ الٰہی میں کوئی وقعت نہیں کہ ان کے نام پاک کی تعظیم کرنے سے ایک گناہگار مجرُم بخشا جائے مگر بات یہ ہے کہ خارجیوں کی قسمت کھوٹی ہے کُتّے جیسے خسیس جانور کو تو اتنی اہمیّت دیتے ہیں مگر حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم جو سیّد العٰلمین ہیں جن کے سر پہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے محبوبیت کا تاج رکھا جن کی خاطر سب کُچھ بنا اس محبُوب ربّ العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کی نظر

میں اتنی بھی وقعت نہیں ہے۔(العیاذ باللہ)۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

حیف ہے ایسے علماء کی عقل و دانش پر کیا ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حبیب کا بغض نہیں؟

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی الْحَبِیْبِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

(۱۲)

سیّدِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نام پاک کی تعظیم کرو

اور سیدھے جنّت جاؤ

جب اذان ہو اور مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے تو مستحب ہے کہ نامِ نامی اسمِ گرامی سُننے والا درُود پاک پڑھے اور انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگائے، ایسا کرنے والے کو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنّت لے جائیں گے۔

چنانچہ رد المحتار (فتاویٰ شامی) میں ہے:

وَیُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰی

Marfat.com

مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ
عِنْدَ الثَّانِیَةِ مِنْهَا قَرَّتْ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ
بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَیِ الْاِبْهَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ
فَاِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَكُوْنُ قَائِدًا لَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ
كَذَا فِیْ كَنْزِ الْعِبَادِ قُهُسْتَانِیْ وَنَحْوُهٗ فِیْ
فَتَاوَی الصُّوْفِیَةِ -

(ردالمحتار صـ۲۹۸ جلد ۱ - طحطاوی علی المراقی صـ۱۵۶)

یعنی جب اذان میں مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو مستحب ہے کہ سُننے والا کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - اور جب دُوسری مرتبہ یہی کلمہ سُنے تو کہے، قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ - اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنّت لے جائیں گے جیسے کہ یہ مسئلہ کنزالعباد میں ہے اور ایسے ہی فتاویٰ صوفیہ میں ہے -

نیز علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں فرمایا:

وَفِیْ كِتَابِ الْفِرْدَوْسِ مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَیْ

اِبْهَامَیْہِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُہٗ وَمُدْخِلُہٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّۃِ وَتَمَامُہٗ فِیْ حَوَاشِی الْبَحْرِ لِلرَّمْلِیْ۔

(ردالمحتار ص ۳۹۸ ج ۱)

یعنی کتاب الفردوس میں یوں ہے کہ جس نے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سنا اور انگوٹھوں کو بوسہ دیا تو سرکار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا فرمان ہے کہ میں ایسے شخص کا قائد ہونگا اور اسے جنّت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

نیز طحطاوی علی مراقی الفلاح میں مزید فرمایا:

وَذَكَرَ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا مَنْ مَسَحَ الْعَيْنَ بِبَاطِنِ اَنْمُلَةِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِيْتُ بِاللّٰہِ

Marfat.com

رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیًّا حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

(طحطاوی ص۱۶۵ ۔ مقاصد حسنہ ص۳۸۴)

یعنی دیلمی نے فردوس میں سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی کہ جو شخص اُنگلیوں کو بوسہ دے اور ان دونوں کو آنکھوں پر لگائے جبکہ مؤذّن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ پڑھے اور سُننے والا ساتھ یہ بھی کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا، تو سرکاری فرمان ہے کہ ایسے شخص کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائیگی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

نوٹ: بعض لوگ لم یصح فِی المرفوع سے غلط مطلب لے کر کہہ دیتے کہ یہ حدیث تو صحیح ہی نہیں تو کیا ثابت ہوگا، اس غلط مطلب کا ازالہ کرنے کے لیے علّامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وَبِمِثْلِهٖ یُعْمَلُ فِی الْفَضَائِلِ یعنی فضائلِ اعمال میں اگر رفع صحت تک نہ بھی پہنچا ہو تو عمل کرنا جائز ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اسی لیے حضرت ملّا علی قاری نے فرمایا:

وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُهٗ اِلَی الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ فَیَکْفِیْ لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ -

(موضوعاتِ کبیر صفحہ ۱۰۸)

یعنی جب اس روایت کا رفع سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے اے اُمّت تم پر میری سُنّت اور میرے خلفائے راشدین کی سُنّت لازم ہے۔

عجوبہ: فقیر ابُوسعید غفرلہٗ جن ایّام میں بحکم سیّدی محدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ فتوٰی نویسی پر مامور تھا ان دنوں ایک صاحب دارالافتاء جامعہ رضویہ میں آئے اور سوال کیا کہ کیا کسی فتوٰی کی کتاب میں اذان سُن کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مُبارک پر انگوٹھے چُومنے کا ذکر ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے وُہ بولے مجھے دکھاؤ میں نے پُوچھا اس پُوچھنے کی ضرورت کیوں پڑی وُہ بولے کہ میں فیصل آباد کی جامع مسجد کچہری بازار کے خطیب مفتی صاحب کے ہاں گیا اور وہاں سوال کیا کہ کسی فتوٰی کی کتاب میں اذان میں نام مُبارک سُن کر انگوٹھے

Marfat.com

چُومنے کا ذکر ہے؟ مفتی صاحب نے کہا ہے کہ فتاویٰ کی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں ہے اس لیے مَیں آپ سے پُوچھنے آیا ہُوں فقیر نے اسی وقت فتاویٰ شامی ردالمحتار اور طحطاوی شریف نکال کر دکھا دیں کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو یہ دونوں کتابیں فتویٰ کی ہیں، وُہ صاحب دیکھ کر مبہوت سے رہ گئے (کہ واقعی وُہ دُوسرے لوگ اللہ تعالیٰ جلالہٗ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو چھُپا جاتے ہیں، اور یہُودیوں کا کردار ادا کرتے ہیں)۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل۔

نوٹ: فتاویٰ شامی (ردالمحتار) فتویٰ کی ایسی کتاب ہے کہ اس کے سوا کسی حنفی مفتی کو فتویٰ چلانا بہت مشکل ہے خواہ وُہ مفتی بریلوی ہو خواہ دیوبندی اور یہ کتاب فتاویٰ شامی عموماً ہر حنفی مفتی کے پاس ہوتی ہے لہٰذا مفتی ہو کر یہ کہنا کہ فتویٰ کی کسی کتاب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا اذان میں نام پاک سُن کر انگوٹھے چُومنے کا ذکر ہی نہیں یہ سراسر کتمانِ شانِ مصطفٰے ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ اس کے مترادف ہے کہ کوئی دوپہر کے وقت جبکہ آفتاب پُوری چمک دمک کے ساتھ فلک پر تابندہ ہُوا اور کوئی کہے کہ سُورج ہے ہی نہیں۔ یا اللہ جلّ جلالہٗ ہمیں

Marfat.com

تعصّب سے بچا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبّت عطا فرما۔

(۱۳)

نامِ مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم سے آنکھ سے کنکری نکل گئی

حضرت فقیہ محمّد بابا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی اور جب اذان ہوئی اور موذّن نے کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط تو یہ سُن کر میں نے بھی یہی کہا فوراً کنکری نکل گئی۔ (مقاصدِ حسنہ ص ۳۸۴)

(۱۴)

نامِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے کنکری کا نکل جانا معمولی بات ہے

مندرجہ بالا واقعہ سُن کر علاّمہ رداد نے فرمایا:

وَهٰذَا يَسِيْرٌ فِيْ جَنْبِ فَضَائِلِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

یعنی فضائلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کنکری کا نکل جانا معمولی سی بات ہے۔

(مقاصدِ حسنہ ص ۳۸۴)

(۱۵)

اذان میں نامِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سن کر درود پاک پڑھنے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے والے کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی

حضرت شمس الدین بن صالح مدنی جو کہ مسجد نبوی شریف کے امام وخطیب تھے اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مصری متقدمین سے سنا فرماتے تھے کہ جب کوئی اذان میں نامِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سنے اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ (مقاصدِ حسنہ ص ۳۸۴)

(۱۶)

بعض شیوخِ عراق کا اسی سے ملتا جلتا قول مبارک

یہی حضرت شیخ ابو صالح مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نیز میں نے

Marfat.com

فقیہ محمدؒ الرزدی سے سُنا وُہ بعض مشائخِ عراق یا مشائخِ عجم سے بیان فرمارہے تھے کہ جب اذان میں نامِ نامی اسمِ گرامی حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سُنے تو انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَیَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَیَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ - اس کے بعد فرمایا کہ میں نے جب سے یہ عمل شروع کیا ہے میری آنکھیں کبھی نہیں دُکھیں

(مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

(۱۷)

مسجد نبوی شریف کے خطیب ابُوصالح مدنی رحمۃ اللہ علیہ یہ سارے واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

وَاَنَا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالشُّکْرُ مُنْذُ سَمِعْتُہٗ مِنْھُمَا اِسْتَعْمَلْتُہٗ فَلَمْ تَرْمَدْ عَیْنِیْ وَاَرْجُوْا اَنَّ عَافِیَتَھُمَا تَدُوْمُ وَاِنِّیْ اَسْلَمُ مِنَ الْعَمٰی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی -

(مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا بے حد شکر ہے کہ جب سے میں نے ان دونوں بزرگوں سے مندرجہ بالا ارشاد مبارکہ سُنے ہیں میں بھی یہی

Marfat.com

عمل کرتا ہوں لہٰذا میری بھی آنکھیں آج تک نہیں دُکھیں اور میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ میری آنکھیں ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور میں اندھا بھی نہیں ہوں گا، اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

(مقاصدِ حسنہ صفحہ ۳۸۴)

(۱۸)

امامِ اہلبیت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا قول مُبارک

حضرت خواجہ فقیہ مُحمّد بن سعید خولانی فرماتے ہیں مجھ سے عالم فاضل فقیہ اَبُو الحسن علی مُحمّد بن حدید حسینی نے بیان کیا اور انہوں نے فقیہ زاہد بلالی سے انہوں نے سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص سُنے کہ مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط کہہ رہا ہے اور وُہ سُن کر پڑھے مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّةِ عَیْنِیْ مُحَمَّدْ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اور انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگائے وُہ نہ کبھی اندھا ہوگا نہ اس کی آنکھیں دُکھیں گی۔

(مقاصدِ حسنہ صفحہ ۳۸۵)

Marfat.com

۱۹

یُوں ہی خواجہ شمس الدّین محمّد بن ابُو النصر بُخاری

سے مروی ہے

کہ جو کوئی یہ عمل کرے گا وُہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔

(مقاصدِ حسنہ ص ۳۸۵)

۲۰

جو شخص مذکورہ بالا عمل کرے حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلّم اسے جنّت لے جائیں گے

شرح نقایہ میں ہے:

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهُمَا قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ لَهٗ

Marfat.com

قَائِدًا اِلَی الْجَنَّۃِ ۔

(منیر العین ص۱۳)

یعنی جاننا چاہیے کہ جب مؤذن اذان میں پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ پڑھے تو مستحب ہے کہ سننے والا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ اور جب مؤذن دوسری بار کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ تو سننے والا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۔ ایسا کرنیوالے کو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنت لے جائیں گے ۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

(منیر العین ص۱۴)

اسی طرح فتاویٰ صوفیہ میں ہے ۔

(۲۱)

اذان میں نام پاک سُنکر انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر رکھنا جائز و مستحب ہے ۔

شیخ المشائخ علامہ جمال الدین مکی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا :

Marfat.com

سُئِلْتُ عَنْ تَقْبِيْلِ الْإِبْهَامَيْنِ وَ وَضْعِهِمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَذَانِ هَلْ هُوَ جَائِزٌ اَمْ لَا اَجَبْتُ بِمَا نَصُّهٗ تَقْبِيْلُ الْإِبْهَامَيْنِ وَ وَضْعُهُمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَذَانِ جَائِزٌ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ صَرَّحَ بِهٖ مَشَائِخُنَا -

(منیر العین ص۱۴۳)

یعنی حضرت شیخ جمال الدّین فرماتے ہیں مجھ سے سوال ہُوا کہ اذان میں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مُبارک سُن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا جائز ہے یا نہیں تو میں نے ان الفاظ سے جواب دیا اذان میں نامِ نامی اسمِ گرامی رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سُن کر انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے جیسے کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کی تصریح کی ہے -

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ -

Marfat.com

(۲۲)

صاحب رُوح البیان کے نزدیک بھی اذان میں نام مبارک سُن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے

وَیُسْتَحَبُّ اَنْ یَّقُوْلَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِیَةِ قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَیِ الْاِبْهَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ كَمَا فِیْ شَرْحِ الْقُهُسْتَانِیْ وَفِیْ تُحْفَةِ الصَّلٰوٰتِ لِلْكَاشِفِیْ صَاحِبِ التَّفْسِیْرِ نَقْلًا عَنِ الْفُقَهَاءِ الْكِبَارِ۔ (تفسیر رُوح البیان صفحہ ۲۶۰ جلد ۲۴)

یعنی اذان میں جب پہلی بار سُنے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ تو مستحب ہے کہ سُننے والا کہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ اور جب دُوسری بار سُنے تو کہے قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ (آپ کی برکت سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے) جبکہ دونوں بار انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے

Marfat.com

یوں شرح قہستانی میں ہے اور انھوں نے بڑے بڑے فقہا کرام سے نقل کیا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ -

(۲۳)

اذان میں انگوٹھے چُوم کر آنکھوں پر لگانا

یہ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ عنہ کی سُنّت ہے

دیلمی نے فردوس میں صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ والی حدیث پاک ذکر کی ہے کہ انھوں نے جب مؤذّن کو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے سُنا تو (صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح کیا اور اُنگلیوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگایا یہ دیکھ کر رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ - وَلَا یَصِحُّ -

(مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

یعنی جو کام میرے خلیل اَبُوبکر نے کیا ہے جو مُسلمان ایسا کرے گا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی، اور اس کی سند درجہ صحت

Marfat.com

تک نہیں پہنچی ۔ ؎

مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

(۲۴)

ولیوں کے ولی سیّدنا امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی سرہندی قدّس سرّہٗ بھی اذان میں نام مُبارک سُن کر انگوٹھے چُوم کر آنکھوں پر لگاتے تھے

"جواہرِ مجدّدیہ" میں ہے (سیّدنا امام ربّانی قدّس سرّہ) جب وقت اذان سُنتے اس کا جواب دیتے اور بوقت شہادۃِ ثانیہ (اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) تقبیل ابہامین (انگوٹھے چُوم کر آنکھوں پر لگاتے) اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ پڑھتے

(جواہرِ مجدّدیہ صہ ۵۲ ، مصنّفہ حضرت خواجہ احمد حسین نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ)

۱- اے میرے عزیز غور کر یہ امام ربّانی کون ہیں یہ وُہ ہیں جن کے متعلّق پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبُوبِ سُبحانی قطبِ ربّانی غوثِ اعظم جیلانی قدّس سرّہٗ نے بشارت دی تھی، ہُوا یوں کہ ایک دن سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ کر رہے تھے کہ یکایک ایک نُور آسمان سے نمودار ہُوا اس سے سارا جہان

Marfat.com

منوّر ہو گیا اور الہام ہُوا کہ آپ سے پانچ سو سال بعد جب کہ جہاں میں شرک و بدعت پھیل جائے گی اس وقت ایک بزرگ پیدا ہو گا جو کہ وحیدِ اُمّت (یکتاء اُمّت) پیدا ہو گا وُہ دُنیا سے شرک اور گمراہی کو ملیا میٹ کر دے گا، دینِ مُصطفےٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اور اس کی صحبت کیمیا ہو گی، اس کے صاحبزادے اور خلفاء بارگاہِ صمدیت کے صدر نشین ہوں گے یہ سُن کر سیّدنا غوثِ اعظم بغدادی قدّس سرّہ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے کمالات (نسبتِ قادریہ) سے بھرپور کر کے اپنے صاحبزادہ تاج الدّین سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے سپُرد کیا اور فرمایا کہ جب اس بزرگ کا ظہور ہو یہ خرقہ ان کے حوالے کر دینا اس وقت سے وُہ خرقہ خاص سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے وصیّت کے مطابق سپُرد ہوتا رہا حتّٰی کہ ۱۰۱۳ھ میں سیّدنا غوثِ اعظم محبُوبِ ربّانی قدّس سرّہٗ کی اولادِ پاک میں سے سیّد سکندر شاہ کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ اسے کیتھل سے اُٹھا کر سرہند شریف لاتے اس وقت حضرت امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدّس سرّہ مراقبہ میں تھے تو اچانک حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اُوپر ڈال دیا جس سے آپ نسبتِ قادریہ کے فیض سے بہت زیادہ مسرور ہوئے

(جواہرِ مجدّدیہ ص۳)

Marfat.com

۲- یہ وُہ امام ربّانی ہیں جن کے متعلّق حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا آج سے چار سو سال بعد میرا ایک ہم نام پیدا ہوگا، (شیخ احمد جام کا نام بھی احمد تھا اور سیّدنا امام ربّانی کا نام بھی احمد ہے) (رضی اللہ عنہما) وُہ میرے بعد میرے ہم ناموں سے افضل ہوگا۔

(جواہر مجددیہ ص۱)

۳- یہ وُہ امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدّس سرّہٗ ہیں جن کے متعلّق حضرت شیخ احمد جام رحمہ اللہ کے صاحبزادے شیخ ظہور الدّین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے والد ماجد کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی تو میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا بڑے بڑے مشائخ کرام کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں لیکن آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں، یہ سُن کر آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال بعد ایک میرا ہم نام بزرگ پیدا ہوگا اس کے حالات مجھ سے بھی کہیں افضل ہوں گے۔

(جواہر مجدّدیہ ص۱)

حضرت شیخ ملّا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت شیخ احمد جام رحمہ اللہ کا مذکورہ قول مُبارک تحریر فرمایا ہے کہ شیخ احمد جام کا وصال ۶۰۰ھ میں ہُوا اور حضرت امام ربّانی رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور ۹۷۱ھ میں ہوا جو کہ

پُورے چار سو سال بنتے ہیں لہٰذا ثابت ہُوا کہ وُہ بزرگ جنکی بشارت دی گئی تھی وُہ آپ ہی ہیں ۔

(جواھر مجدّدیہ ص۱۰)

۴۔ یہ امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وُہ ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک بزرگ جو کہ افضل ترین اولیاء اُمت سے ہونگے مُلک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں میری ان کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکے گی جس کا مجھے افسوس ہے پھر آپ نے ایک خط حضرت امام ربّانی کے نام لکھ کر اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی کے حوالے کیا اور وُہ خلیفہ صاحب اس خط کو لے کر سنہ ۱۰۲۲ ہجری میں آئے اور حضرت امام ربّانی قدس سرّہٗ کی خدمت میں پیش کیا اس خط میں دُعاء کے لیے عرضداشت تھی، سیّدنا امام ربّانی نے وُہ خط پڑھ کر دُعاء کی اور پھر فرمایا شیخ خلیل اللہ بدخشی کا مقام کبار اولیاء اُمّت میں نظر آتا ہے ۔

(جواھر مجدّدیہ ص۱۱)

۵۔ یہ وُہ امام ربّانی ہیں کہ جب الحاد و بے دینی عروج پر پہنچ گئی تو لوگ حضرت سلیم چشتی اور حضرت شیخ نظام نارنولی اور حضرت شیخ عبداللہ سہروردی رحمہم اللہ کی خدمت میں اکبر بادشاہ کی بے دینی کی

Marfat.com

شکایات لے کر آتے تو یہ اولیاء اُمّت توجّہ باطنی کے بعد فرماتے صبر کرو عنقریب ایک امامِ وقت اور اسلام کا مجدّد پیدا ہونے والا ہے وُہ اس بے دینی اور گمراہی کو دفع کرے گا اور قیامت تک اس کا نُور باقی رہے گا۔

(جواھرِ مجدّدیہ ص۱۱)

۶۔ یہ وُہ امامِ ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدّس سرّہٗ ہیں جن کے متعلّق جب آپ کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرو مرشد خواجہ عبدالقدّوس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ عبدالقدّوس نے فرمایا آپ کی پیشانی میں میں ایک ولی برحق کا نُور جلوہ گر ہے اُس نُور سے مشرق و مغرب روشن ہونگے اور بدعت و گمراہی مٹ جائیگی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو دربارِ الٰہی میں وسیلہ بناؤں گا۔

(جواھرِ مجدّدیہ ص۱۱)

۷۔ یہ وُہ امام ربّانی قدّس سرّہٗ ہیں کہ جس سال ۹۷۱ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی اس سال خان اعظم خاں کے دربار نجومی اکٹھے ہوئے اور سب نے کہا تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہو رہا ہے جس سے یہ نتائج اخذ کیے جا رہے ہیں کہ کوئی مردِ خدا پیدا

Marfat.com

ہُوا ہے جو کہ اسلام کو تازگی بخشے گا۔

(جواھرِ مجددیہ ص۱۱)

۸۔ یہ وُہ امام ربّانی مجدّد الف ثانی ہیں کہ ان کی ولادت کے سال اراکین سلطنت نے کچھ خوابیں دیکھیں کہ سرہند سے ایک نُور کا ظہور ہُوا ہے انھوں نے یہ خوابیں شیخ کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کیں آپ نے فرمایا سرہند سے جو نُور کا ظہور دیکھا گیا ہے یہ کسی ولی برحق کی ولادت کی طرف اشارہ ہے۔

(جواھرِ مجددیہ ص۱۱)

۹۔ یہ وُہ امام ربّانی ہیں جن کے متعلّق آپ کے والد ماجد رحمہ اللہ نے ایک دن مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ جہان میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور ریچھ، بندر، خنزیر لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں پھر یکایک دیکھا کہ ان کے اپنے سینہ سے ایک نُور نکلا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا اور اس نُور نے سب درندوں (خنزیر، ریچھ) وغیرہ کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے پھر دیکھا کہ ایک نُورانی تخت ہے جس پر ایک ذیشان بزرگ جلوہ گر ہیں اور ان کے چاروں طرف بہت سے نُورانی بزرگ اور فرشتے باادب کھڑے ہیں اور ان کے سامنے ظالموں اور جابروں کو لا کر ذبح کیا جا رہا ہے اور ایک منادی

Marfat.com

ندا کر رہا ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○

آپ کے والد ماجد نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمہ اللہ جو کہ سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی قدّس سرّہ کی اولاد امجاد میں سے تھے عرض کیا آپ نے سُن کر فرمایا آپ کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو جو افضل اولیاء اُمّت سے ہوگا اس کے نُور سے شرک و بدعت کی گمراہی دُور ہوگی اور دینِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو روشنی اور فروغ حاصل ہوگا ۔

(جواہر مجددیہ ص۱۲)

عزیز من یہ مندرجہ بالا چند سطریں میں نے اس لیے لکھی ہیں کہ اس پر غور کیا جائے اتنی بڑی ہستی جن کی بزرگی جن کے علم و فضل کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے جن کی بزرگی کی بڑے بڑے ولیوں، قطبوں، غوثوں نے صدہا سال پہلے سے بشارتیں دیں وہ اس مُبارک عمل جس پر حصُولِ جنّت اور گناہوں کی بخشش کی نوید ہے عمل پیرا رہے کیا وُہ عمل بھی بدعت اور ناجائز ہو سکتا ہے کیا یہ لوگ جو انٹ شنٹ باتیں بنا کر اس مُبارک عمل سے روکنے کی لاحاصل کوشش کرتے ہیں وہ باتیں ان اکابر تک نہ پہنچیں کیا وُہ ان پڑھ

تھے، عزیز من جن کے دل محبّت وعظمتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم سے خالی ہیں وہ تو کسی قیمت پر نہیں مانیں گے لیکن تُو تو اپنے دِل کو صاف کر میرے عزیز اسی عمل سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ایسے لوگوں کے دلوں میں رتی بھر بھی عشقِ رسُول ہوتا تو یہ ہرگز ہرگز انکار نہ کرتے بہر حال بطورِ نصیحت عرض کرتا ہُوں کہ اگر آپ نے ایسے ہی لوگوں کے ساتھ میل جول محبت و دوستی رکھی تو قبر میں جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچان سکو گے، للہذا ابھی وقت ہے ہوشیار ہو، بیدار ہو اور ان اکابر اولیاء کا دامن تھام لے جنکی بزرگی اور علم و فضل سے جہان روشن ہے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(۲۵)

اذان میں نام پاک سُنکر انگُوٹھے چُومنے اور آنکھوں پر لگانے سے اگلے پچھلے گُناہ معاف ہوجاتے ہیں

حضرت شیخ ابُوطالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت القلوب میں فرمایا:

روایت کردہ از ابن عینیہ کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بسجد درآمد و ابوبکر رضی اللہ عنہ ظفر ابہامین چشم خود را مسح کردہ گفت قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ - و چوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فراغتی روئے نمود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ابابکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من و بکند آنچہ تو کردی خدائے درگزرد گناہاں ویرا آنچہ باشد نو و کہنہ خطا و عمد و نہاں و آشکارا در مضمرات بریں وجہ نقل کردہ۔

(حاشیہ تفسیر جلالین ص۳۵۷)

یعنی ابن عینیہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ کہا تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگا کر پڑھا قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ - اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان ختم کی، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اَبُوبکر جو کوئی یہ پڑھے جو تُونے پڑھا ہے از روئے شوق دیدار اور ایسے کرے جیسے تُو نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اس کے نئے پُرانے پوشیدہ اور ظاہر گناہ نیز خطا و عمد سب معاف فرما دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِیِّ المختار سَیِّد الابرار زین المرسلین الاخیار وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الابرار اِلٰی یوم القرار۔

ذاں بعد محشی نے فرمایا:

وَقَدْ اَصَابَ الْقُھُسْتَانِیْ فِی الْقَوْلِ بِاِسْتِحْبَابِہٖ ۔ (حاشیہ جلالین ص۳۵۷)

یعنی علّامہ قہستانی نے بالکل درست فرمایا ہے کہ یہ عمل مستحب ہے، پھر فرمایا:

وَكَفَانَا كَلَامُ الْاِمَامِ الْمَكِّیِّ فِیْ كِتَابِہٖ فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ الشَّیْخُ السُّھْرَوَرْدِیُّ فِی الْعَوَارِفِ الْمَعَارِفِ بِوُفُوْرِ عِلْمِہٖ وَكَثْرَةِ حِفْظِہٖ وَقُوَّةِ حَالِہٖ۔

(حاشیہ جلالین ص۳۵۷)

یعنی ہمارے لیے شیخ ابُوطالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مُبارک کافی ہے کیونکہ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدّین سہروردی قدّس سرّہ نے عوارف المعارف میں خواجہ ابُوطالب مکّی کے علم کے وافر ہونے اور حال کی قوّت اور مضبُوط یادداشت کی گواہی دی ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔
نیز محشی نے آخر میں فرمایا :

وَلَقَدْ فَصَّلْنَا وَاَطْنَبْنَا الْکَلَامَ لِاَنَّ بَعْضَ النَّاسِ یُنَازِعُ فِیْہِ لِقِلَّۃِ عِلْمِہٖ ۔

(حاشیہ جلالین ص۳۵۷)

یعنی ہم نے اس مسئلہ کو اس لیے تفصیل کے ساتھ لمبا کر کے بیان کیا ہے کہ بعض کم علم لوگ اس مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہیں ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

تنبیہ : تفسیر جلالین کے محشی نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں جو لوگ نزاع کرتے ہیں وُہ کم علم ہیں میں کہتا ہوں کہ وُہ صرف کم علم ہی نہیں بلکہ وُہ کم عقل بھی ہیں ، اور صرف میں ہی نہیں کہتا بلکہ مرزا غالب بھی یہی کہہ گئے ہیں : ؏

اُلفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ایمان والے ولیوں ، نبیوں کے ساتھ خصُوصًا حبیبِ خُدا سیّد الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ محبّت و اُلفت کرتے ہیں ، تو احمق لوگ کہتے ہیں تم ان کی پُوجا کرتے ہو لہٰذا شرک کرتے ہو۔

Marfat.com

اسی وجہ سے وُہ احمق کہلائے ۔ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ ہدایت عطا کرے ۔

سوال : آپ نے ایک مستحب عمل پر اتنا زور کیوں دیا ہے آخر یہ کوئی فرض واجب تو نہیں ہے ۔

جواب : بیشک اذان میں نامِ نامی اسمِ گرامی سُن کر محبّت کے ساتھ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا نہ یہ فرض ہے نہ واجب نہ سُنّتِ مؤکدہ بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے لیکن یہ عمل صدہا برکات کا حامل ہے اس میں محبّت و عظمتِ مصطفٰے کا اظہار ہے جو کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کے حبیب ہیں (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اور اسی عظمتِ حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی برکت سے جنّت کا حصُول ہے ، اسی کی برکت سے صد سالہ گنہگار بخشے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا اسی جذبہ کے تحت فقیر نے خیر خواہی کے طور پر اس مسئلہ کو تفصیل سے لکھا ہے تاکہ میرے آقا رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُمّت اس پر عمل پیرا ہو کر شفاعت کی حقدار ہو کر ان کے ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ سے جنّت حاصل کر سکے ۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى الْمُوَفِّقُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ[1]

---

[1] صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

واقعہ

فقیر اَبُو سعید غفرلہٗ ایک دن ایک کامل ولی جو کہ صاحبِ کشف و کرامت ہیں جو کہ دل کے خطرات پر گفتگو فرما جاتے ہیں، فقیر ان کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دورانِ گفتگو دو باتیں ارشاد فرمائیں، ایک یہ کہ جب تک انسان نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبّت و عظمت دل میں نہ بٹھائے صرف اللّٰہ اللّٰہ کرنے سے کچھ نہیں بنتا اللّٰہ اللّٰہ تو سکھ بھی کرتے ہیں، یہودی، عیسائی بھی کرتے ہیں اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ دُوسری بات یہ کہ دورانِ گفتگو رسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نام پاک سُن کر انگوٹھے چُومنے اور آنکھوں پر لگانے کا مسئلہ زیرِ بحث آیا آپ نے فرمایا جو مُسلمان نام پاک سُن کر انگوٹھے نہ چُومے ہو سکتا ہے کہ اللّٰہ تعالٰے اسے اسی بنا پہ دوزخ بھیج دے یہ ارشاد سُن کر میرے دل میں فوراً خیال آیا کہ یہ عمل نہ تو فرض ہے نہ واجب نہ سُنّت بلکہ یہ تو صرف مستحب اور باعثِ برکت ہے، اس کا ترک کرنا کفر تو نہیں کہ اس کے نہ کرنے سے دوزخ کا حقدار ہو، میرے دل میں یہ خیال

آتے ہی آپ نے فرمایا یہ عمل ہے تو مستحب اس میں شک نہیں لیکن
اگر چند مُسلمان بیٹھے ہوں اور اذان میں نامِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم
سُن کر باقی سب نے انگوٹھے چُومے مگر ان میں ایک شخص نے ایسا
نہیں کیا تو معلوم ہُوا کہ اس کے دل میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا
بغض ہے ورنہ وُہ دُوسروں کو دیکھ کر ہی یہ عمل کر لیتا اور بغضِ رسُول
کُفر ہے اور کُفر کی سزا یقیناً دوزخ ہے (او کما قال) یہ سُن کر
فقیر کا دل باغ باغ ہو گیا کہ ایسی باریکیاں اولیاء کرام ہی بیان کر
سکتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمارے دلوں میں ایمان اور عشقِ رسُول
مرکوز و مربوط کرے اور جب دل میں ایمان آجائے تو سارے شکوک
و شبہات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

جیسے کہ اکابر کا ارشاد ہے:

اَلْاِیْمَانُ یَقْطَعُ الْاِعْتِرَاضَ وَالْاِنْکَارَ ظَاہِرًا وَبَاطِنًا۔

یعنی ایمان ظاہری باطنی اعتراض و انکار کی جڑ کاٹ پھینکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارزقنا حبّك وحبّ حبيبك الكريم وحبّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ واولياء امته وحب عمل يقربنا اليك بجاه من اتخذته حبيبا ف

الدّنیا والآخرہ ۔ صَلّی اللہ تعَالیٰ عَلَیہ وَعلیٰ آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِین ۔

محتاجِ دُعا فقیر ابُوسعید محُمّد امین غفرلہ ولوالدیہ والاجابہ

نوٹ: سیّدالکونین صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے نام پاک کی برکتیں کیا ہیں اس کے متعلّق فقیر کی کتاب آبِ کوثر کا مطالعہ کریں اور اندازہ کریں کہ اس نامِ نامی اسمِ گرامی کے دامن میں کیسی کیسی دین و دُنیا کی سعادتیں برکتیں رحمتیں اللّٰہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے رکھی ہیں۔

وَاللہ تعَالیٰ الموفق ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر ۔

فوائد

مندرجہ بالا احادیثِ مُبارکہ اور ارشاداتِ عالیہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے :

۱۔ اذان میں نام پاک سُن کر انگوٹھے چُومنا اور آنکھوں پر لگانا یہ سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی سُنّت ہے ۔

۲۔ رحمت والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے اس عمل کو پسند فرمایا ہے۔

Marfat.com

۳۔ اور ایمان والوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔
۴۔ اور اس پر عمل کرنے والے کو شفاعت کی نوید سُنائی ہے اور یہ ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔
۵۔ ایسا کرنے والے کے نئے پُرانے عمد و خطا ظاہر، باطن گُناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
۶۔ نامِ نامی اسمِ گرامی کی تعظیم کرنے والے کو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنّت میں داخل فرمائیں گے۔
۷۔ ایسا کرنے والے کی آنکھیں نہیں دکھتیں۔
۸۔ اذان میں نام پاک سُن کر درُود پاک پڑھنا، انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانا بڑے بڑے جلیل القدر علماء۔ فقہا۔ محدّثین اور اولیاء کرام کے نزدیک جائز و مستحب اور باعث صدہا برکات ہے مثلاً سیّد الفقہا علاّمہ سیّد ابن عابدین صاحبِ ردالمحتار فتاوٰی شامی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ ابُو طالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ جن کے علم و ثقاہت حفظ کی شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق کی۔

اور حافظ الحدیث علاّمہ شمس الدّین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب شرح نقایہ و صاحبِ فتاوی صوفیہ و صاحبِ شرح قہستانی

وصاحبِ کنز العباد اور حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبِ تفسیر رُوح البیان علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اور سیّدنا امام ربّانی مجدّد و منوّر الف ثانی قدّس سرّہٗ نے عمل کر کے مُہرِ تصدیق ثبت کر دی۔

تنبیہ: اس مُبارک اور مستحب فعل سے منع کرنے والے حضرات سے اپیل ہے کہ وُہ ممانعت کا ایک قول دکھا دیں یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا ہو کہ میرے حبیب کا نام سُن کر انگوٹھے مت چُومو یا خود رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میرا نام سُن کر انگوٹھے نہ چُومو، بس ایک قول دکھا دیں اور اگر وُہ ممانعت کا ایک قول بھی نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو مندرجہ ذیل سوال کا جواب دیں۔

سوال: ممانعت کا ایک قول بھی نہ ہو اور جواز کے دلائل کا انبار موجود ہو جو کہ کتاب ہٰذا کے اکتیس ۳۱ صفحات پہ پھیلے ہوئے ہیں اس کے باوجود یہی رٹ لگائے جانا کہ ہمیں تو کوئی ثبوت ملا ہی نہیں، کیا ایمان کا یہی تقاضا ہے کیا محبّتِ رسُول اسی کو کہتے ہیں نیز یہ بھی مُسلّم کہ عدمِ ثبوت ثبوتِ عدم نہیں ہوتا پھر کس قانون سے منع کرتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

Marfat.com

زاں بعد ہم ان حضرات کے اکابر کا نظریہ پیش کر رہے ہیں جو کہ اس مبارک اور باعث صدہا برکات عمل سے محروم ہیں جس عمل پر بخشش کی اور حصول جنت کی نوید ہے۔ پڑھئے اور عمل کر کے رب العالمین جل جلالہ سے جنت حاصل کیجئے۔

مولوی عبدالشکور دیوبندی لکھنوی اپنی تصنیف "علم الفقہ" کے صہ ۱۵۹ پر لکھتے ہیں اذاں سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشہد ان محمدا رسول اللہ سُنے تو یہ بھی کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سُنے تو اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو آنکھ پر رکھ کر کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع والبصر (جامع الرموز - کنز العباد)

(علم الفقہ صہ ۱۵۹ مطبع دارالاشاعت کراچی)

اور یہ کتاب مصدقہ ہے مفتی محمد شفیع عثمانی مفتی دار العلوم دیوبند کی۔ مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب علم الفقہ کو مستند اور معتبر قرار دیا ہے جیسے کہ اسی کتاب کے صہ ۳ پر مفتی صاحب موصوف کی تقریظ اعلان کر رہی ہے۔ بعض دیوبندی علماء یہ تاثر دیتے ہیں کہ اس مسئلہ میں جو روایات ہیں وہ پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ فقیر کہتا ہے یہ بات مولوی عبدالشکور اور مفتی محمد شفیع دیوبندی سے پوچھیں کہ پایہ ثبوت تک پہنچتی ہیں یا نہیں الحاصل اب کسی ایسے شخص کو جو اپنے کو دیوبندی کہلاتا ہے اس مبارک عمل سے انکار کی گنجائش نہیں ہے مگر میں نہ مانوں کا علاج نہیں اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ

Marfat.com

يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنَا اِلٰی حُبِّكَ ۝ وصلی اللہ تعالےٰ علے النبی الکریم الحبیب الحبیب وعلے الہ واصحابہ اجمعین۔

کلمہ طیبہ کا مفہوم ومعنیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الحمد للہ الذی ھدانا لِھٰذا وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ ۝ امابعد۔ طیب کا معنیٰ ہے پاک کرنے والا۔ کلمہ طیبہ یعنی پاک کرنے والا کلمہ۔

اگر کوئی غیر مسلم دریاؤں سمندروں میں نہلئے بلکہ سو سال بھی نہاتا رہے وہ پاک نہیں ہوگا لیکن اگر وہ صدق دل سے ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے تو وہ پاک ہو جائیگا کیونکہ کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے۔

اللھم ارزقنا تکرارھا بصدق النیۃ والاخلاص۔

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۝ اس کا پہلا جز دعوے ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود کوئی عبادت کے لائق نہیں اور دوسرا جز محمد رسول اللہ اس دعوے توحید کی دلیل ہے۔

سوال:۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ دعوے توحید کی دلیل ہے

جواب:۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ یعنی اے لوگو تمہارے پاس تمہارے

Marfat.com

رب کی طرف ایک برہان (دلیل) آئی ہے اور اس جگہ برہان (دلیل) سے مراد رسول اکرم رحمۃ العالمین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔ (عام مفسرین)

نیز جب تک یہ دلیل (رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہر نہیں ہوئی تھی لوگوں نے کئی کئی معبود بنا رکھے تھے اور وہ تقریباً سارے ہی اس شرک میں مبتلا تھے اور جب یہ دلیل جلوہ گر ہوئی لوگ اپنے معبودان باطلہ سے منہ موڑ کر ایک معبود برحق کے پرستار بنتے چلے گئے حتیٰ کہ اب روئے زمین کے ہر خطہ میں اس دلیل کی برکت سے اللہ وحدہٗ لاشریک کے ماننے والے موجود ہیں اور یہ دلیل ہے اس ذات والا صفات کے دلیل ہونے کی نیز مقولہ ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب جب دوپہر کے وقت سورج اپنی آب وتاب کے ساتھ چمک دمک رہا ہو تو اس کو ثابت کرنے کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس بے عیب دعوے لاالٰہ الااللہ کی دلیل محمد رسول اللہ ہے لہذا جب دعوے بے عیب ہے دلیل کا بے عیب ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جب دلیل ہی عیب دار ہوگی تو دعوے ثابت نہیں ہو سکے گا۔

اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے زید نے بکر پہ لاکھ روپے کا دعوے دائر کر دیا اور جج صاحب مدعی (زید) سے پوچھیں لاؤ تمہارے اس دعوے کو گواہ (دلیل) کہاں ہے یہ سن کر زید دو گواہ بطور دلیل

Marfat.com

پیش کر دے جج صاحب پوچھیں کہ تیرے یہ گواہ کیسے ہیں زید کہے
جناب یہ ہیں تو میرے اس دعوے کے گواہ مگر جھوٹ بہت بولتے
ہیں۔ یہ فراڈی بھی ہیں انہیں پتہ بھی کسی بات کا نہیں تو بتائیے زید کا
دعوےٰ ثابت ہو سکے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جج کہیگا جاؤ میاں صاحب جا کر گھر
بیٹھو ایسے گواہوں سے یہ دعوےٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر مدعی کہے
جناب یہ گواہ سچّے ہیں انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا یہ عینی یعنی چشم دید گواہ
ہیں یہ فراڈ وغیرہ ہر عیب سے پاک ہیں پھر مدعا علیہ کا وکیل جرح کر کے
انہیں جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر وہ گواہ سچے اور سُچے نکلے کہ
کسی بھی مقام پر لغزش نہیں کھائی۔ اب زید کا دعوےٰ ثابت ہو جائے گا یونہی
اس سب سے اونچے سب سے اعلیٰ سب سے بالا سب سے والا سب سے
اولی دعوے توحید لا الہ الا اللہ کی دلیل ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لہذا اگر کوئی دعوے تو کرے لا الہ الا اللہ اور دلیل کے متعلق کہے ان کو تو دیوار کے
پیچھے کا بھی علم نہیں ان کو تو کوئی اختیار ہی نہیں وغیرہ وغیرہ تو ایسے کا دعوےٰ
ثابت نہیں ہو سکیگا اور اسے قیامت کے دن کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل
نہیں ہو گا اس کی وضاحت تمثیلاً بیان کی جاتی ہے شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

تمثیل (۱) ایک جماعت تبلیغ کے لئے کسی ایسے ملک میں جائے جہاں اسلام
کی روشنی نہیں پہنچی وہاں کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔
جماعت والے اسلام کی دعوت دیں اور کہیں ان جھوٹے خداؤں کی پرستش
چھوڑو اور ایک معبود برحق کی پرستش کرو وہ پوچھیں یہ نظریہ کس نے پیش
کیا جماعت والے کہیں یہ اس نے پیش کیا ہے جن کا نام محمد ہے وہ لوگ

Marfat.com

سوال کریں محمد کی کیا حیثیت ہے وہ کیسے ہیں؟ جواب میں جماعت یوں کہے ہیں تو اللہ کے رسول مگر ان کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں وہ کچھ اختیار نہیں رکھتے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ وہ تو اپنے نواسوں کو نہ بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔

ان کو تو اپنا بھی پتہ نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ تو سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ وہ اسلام کو قبول کریں گے۔ ہرگز نہیں قبول کریں گے۔ اور ایسا ہوا بھی ہے۔ بھکی ضلع گجرات میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ کٹھالہ کے ایک مولوی سے ہوا مولوی صاحب نے لوگوں کو مخاطب کرکے کہا لوگو دیکھو نمک ملتا ہے کھیوڑہ کی کان سے تو اگر کوئی نبی کے مزار پر جا کر کہے اے اللہ کے نبی مجھے نمک دیدو تو بھلا وہ نمک دے سکتے ہیں۔ یوں ہی گھاس ملتا ہے چراگاہ سے تو اگر کوئی مدینہ جا کر کہے اے اللہ کے نبی مجھے گھاس دیدو تو بھلا نبی گھاس دے سکتا ہے اور اس مناظرہ میں سکھ بھی مناظرہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے اور جب وہ مولوی صاحب اپنی جماعت کو لے کر واپس جا رہے تھے راستہ میں ان سکھوں نے کہا مولوی جی جو تمہارا نبی نمک تک نہ دے سکے تمہیں گھاس نہ دے سکے اس کا کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟ لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے بے اختیار نبی کا کلمہ چھوڑ کر ہمارے گرو کا کلمہ پڑھ لو۔ یہ واقعہ محترم صوفی اللہ رکھا صاحب نے بیان کیا جو کہ بنفس نفیس اس مناظرہ میں موجود تھے۔

اور اگر کوئی دوسری روحانی جماعت کسی ایسے ملک پہنچے جہاں اسلام کی کرنیں نہیں چمکیں اور وہ روحانی جماعت ان لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دے اور وہ لوگ پوچھیں یہ نظریہ کس نے پیش کیا ہے؟ روحانی جماعت والے کہیں یہ

Marfat.com

نظریہ اس ہستی نے پیش کیا ہے جس کا نام نامی محمد ہے وہ لوگ سوال کریں ان کی کیا حیثیت ہے اس پر روحانی جماعت والے کہیں وہ وہ ہیں کہ انگلی کا اشارہ کریں چاند دو لخت ہو جائے ہاتھ اٹھائیں تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجائے ان کا پیغام پہنچے تو درخت چل کر حاضر ہو جائیں وہ اپنا ہاتھ پیالہ میں رکھیں تو پانی کے چشمے جاری ہو جائیں ان کا اشارہ ہو جائے تو جانور بآواز بلند ان کے سچے رسول ہونے کی گواہی دیں اور جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کی شفاعت سے ساری مخلوق کو عذاب الٰہی سے چھٹکارا مل جائے گا۔ ے

نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہُو!

ایسی باتیں سن کر یقیناً وہ غور کریں گے کہ ہمارے یہ جھوٹے خدا تو مکھی بھی نہیں ہٹا سکتے لہذا کیوں نہ اس نظریہ کو قبول کر لیا جائے۔

پہلی جماعت کا دعوے کیوں نہ ثابت ہو سکا اس لئے کہ انہوں نے اس دعوے توحید کی دلیل کو عیب دار ثابت کیا اور دوسری روحانی جماعت کے دعوے توحید کو کیوں پذیرائی ہوئی اس لئے کہ انہوں نے دعوے توحید کی دلیل کو بے عیب سچا اور سُچا ثابت کر دکھایا۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک سید العالمین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

تمثیل ۲

پانچ آدمی اکٹھے سفر پر روانہ ہوئے ان میں سے ایک ہندو ایک یہودی ایک عیسائی اور دو مسلمان تھے۔ دوران سفر آپس میں گفتگو شروع ہو گئی۔ ہندو بولا دیکھو بھئی ہمارے ہنومان کی طاقت کہ اس نے چودہ من کی کمان کو اتنے زور سے کھینچا کہ کمان کے دو ٹکڑے ہو گئے بعد میں یہودی بولا دیکھو بھئی میرے نبی موسٰی علیہ السلام کی شان کہ پتھر پر نیزہ مارا تو پتھر سے چشمے پانی کے جاری ہو گئے۔ پھر عیسائی بولا دیکھو بھئی میرے نبی کی شان کہ انہوں نے مردے زندہ کر دیئے اگر ہے کسی میں ایسی طاقت تو وہ پیش کرے۔ بعد میں ایک مسلمان جس کا دل محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سے خالی تھا۔ وہ بولا بھائی میرے نبی کو تو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں تھا۔
وہ تو بالکل بے اختیار تھے ۔رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔
اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ۔
وہ تو اپنے نواسوں کو نہیں بچاسکے کسی کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں
ان کو اپنا پتہ نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہونیوالا ہے
وغیرہ وغیرہ ۔

یہ سن کر وہ مسلمان بولا جو ایماندار تھا ارے بدبخت تو کیا جانے ہمارے نبی کی شان کو آؤ مجھ سے پوچھو ارے ہندو اگر تیرے ہنومان نے کمان کے دو ٹکڑے کر دیئے تو یہ کون سی بہادری ہے میرے نبی نے تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے لہذا اگر کسی میں ایسی طاقت ہے تو پیش کرو۔

ارے یہودی تیرے نبی نے پتھروں سے چشمے جاری کر دیئے میں اس کو تو مانتا ہوں لیکن چشمے تو پتھروں سے ہی نکلا کرتے ہیں میرے نبی نے تو انگلیوں سے چشمے جاری کر دیئے اور اگر ہے کوئی مقابلہ کا تو پیش کرو

ارے عیسائی تیرے نبی نے مردوں کو زندہ کیا میں یہ مانتا ہوں مگر مردہ وہ ہوتا ہے جس میں پہلے جان رہ چکی ہو میرے نبی نے پتھروں سے کلمے پڑھوا لیے ہیں اگر کسی میں طاقت ہے تو پیش کرو۔

اور پھر قیامت کے دن سارے نبی کیا موسیٰ علیہ السلام اور کیا عیسیٰ علیہ السلام بلکہ آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام سارے کے سارے میرے نبی کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے ۔

اور میرے ہی نبی کی شفاعت سے ساری مخلوق کو چھٹکارا ملے گا
اگر کوئی ہے مقابلے کا تو لاؤ۔

اے میرے عزیز ان دونوں تمثیلوں پر غور کر

آخر میں قارئین کرام سے اپیل ہے کہ آپ سوچیں آپ دونوں میں سے کس مسلمان کے پیچھے ملنا چاہتے ہیں؛ ابھی وقت ہے سوچیں پھر سوچیں پھر سوچیں اور فیصلہ کریں اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ آدبوچے پھر سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰے علٰے النبی الامی الکریم وعلٰے الہ واصحابہ اجمعین۔

دعا گو فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ
محمد پورہ۔ فیصل آباد

چنانچہ طبقات کبریٰ میں ہے:

قال الشیخ ابو العباس احمد رضی اللہ عنہ لم تکن الاقطاب اقطابا والاوتاد اوتادا والاولیاء اولیاء الا بتعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعرفتھم بہ واجلالھم لشریعتہ وقیامھم باٰدابہ۔ ﴿طبقات کبریٰ صفحہ ۱۵۷ جلد ا﴾

یعنی حضرت شیخ ابو العباس احمد قدس سرہٗ نے فرمایا قطب قطب نہیں بن سکتے اوتاد اوتاد نہیں بن سکتے ولی ولی نہیں بن سکتے جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان کو نہ پہچانیں اور ان کی شریعت کی تعظیم اور ان کے آداب (۱) کو نہ بجالائیں۔

اللہ تعالےٰ سب کو باادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے آمین

دعاء جو ابوسعید غفرلہٗ

(۱) ادب کی برکتیں اور بے ادبی کا وبال دیکھنے کیلئے کتاب ''ادب کی اہمیت'' کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت سے

زیرِ سرپرستی
فقیہ عصر الحاج مولانا
محمد امین صاحب
مدظلہ العالی

جامعہ امینیہ رضویہ

خصوصیات

پاکیزہ علمی ماحول

تعلیم کیساتھ تربیت

محنتی، تجربہ کار اور ماہر اساتذہ

جامعہ امینیہ رضویہ
شیخ کالونی فیصل آباد

Title Designed by: Al-Basit Graphics Lahore. Ph:7667046